السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(کیا سفر میں امیر بنانا جائز ہے؟ (خورشید احمد قصوری

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سفر میں امارت کے بارے میں پانچ مرفوع احادیث مروی ہیں جن میں سے ایک بھی صحیح حدیث ثابت نہیں ہے۔ ان روایات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

عَنۡ عَبۡدِاللہِ بۡنِ عَمۡرٍو بن العاص رَضِیَ اللَّہُ عَنۡہُ 1 ۔

امام احمد ابن حنبل رحمة اللہ علیہ نے فرمایا:

"حَدَّثَنَا حَسَنٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ هُبَيْرَةَ، عَنْ أَبِي سَالِمٍ الْجَيْشَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَحِلُّ أَنْ يَنْكِحَ الْمَرْأَةَ بِطَلَاقِ أُخْرَى، وَلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَبِيعَ عَلَى بَيْعِ صَاحِبِهِ حَتَّى يَذَرَهُ، وَلَا يَحِلُّ لِثَلَاثَةِ نَفَرٍ يَكُونُونَ بِأَرْضِ فَلَاةٍ إِلَّا أَمَّرُوا عَلَيْهِمْ أَحَدَهُمْ"

سیدنا) عبداللہ بن عمرو بن العاص (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا):

(تین آدمیوں کے لیے جو ویرانے بیابان میں رہتے ہیں حلال نہیں ہے مگر یہ کہ آپس میں سے ایک کو امیر بنا دیں یعنی امیر کے بغیر ان کے لیے رہنا حلال نہیں ہے۔ (مسند احمد 2/177 ح 6647

اس روایت کی سند ابن لہیعہ کے اختلاط کی وجہ سے ضعیف ہے۔ ابن لہیعہ کے بارے میں تحقیق یہ ہے کہ وہ آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہوگئے تھے لہٰذا اختلاط کے بعد ان کی ساری روایات (تفرد کی صورت میں) ضعیف ہیں چاہے انھوں نے سماع کی تصریح کی ہو یا نہ کی ہو۔

اختلاط سے پہلے وہ حسن الحدیث تھے لہٰذا ان کی اختلاط سے پہلے والی روایت حسن ہوتی ہے بشرطیکہ سماع کی تصریح کریں کیونکہ ان کا تدلیس کرنا بھی ثابت ہے۔

درج ذیل شاگردوں نے ان سے اختلاط سے پہلے سنا ہے۔

عبداللہ بن المبارک، عبداللہ بن یزید المقری رحمة اللہ علیہ، عبداللہ بن وہب رحمة اللہ علیہ، عبداللہ بن مسلمہ العقبی رحمة اللہ علیہ یحییٰ بن اسحاق رحمة اللہ علیہ، السلیحینی رحمة اللہ علیہ، ولید بن مزید رحمة اللہ علیہ، عبدالرحمٰن بن مہدی رحمة اللہ علیہ، اسحاق رحمة اللہ علیہ، بن عیسیٰ رحمة اللہ علیہ، سفیان ثوری رحمة اللہ علیہ، شعبہ رحمة اللہ علیہ، اوزاعی رحمة اللہ علیہ، عمرو بن الحارث رحمة اللہ علیہ المصری، لیث بن سعد رحمة اللہ علیہ اور بشر بن بکر رحمة اللہ علیہ۔

(دیکھئے میری کتاب الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین (ص 77، 78

روایت مذکورہ بالا میں ابن لہیعہ سے راوی الحسن بن موسیٰ الاشیب ہیں جن کا سماع قبل از اختلاط معلوم نہیں ہے۔ لہٰذا یہ سند ضعیف ہے۔

شیخ محمد ناصر الدین الالبانی رحمة اللہ علیہ نے بھی اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

(دیکھئے السلسلة الضعیفة (حدیث: 589

عَنۡ عُمَرَ بۡنِ الۡخَطَّابِ رَضِیَ اللَّہُ عَنۡہُ (2)

عمار بن خالد الواسطیٰ نے کہا:

"ثنا أَبُو مُحَمَّدٍ الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «إِذَا كَانَ نَفَرٌ ثَلَاثَةٌ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ ذَاكَ أَمِيرٌ أَمَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

سیدنا) عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر تین آدمی ہوں تو ایک کو امیر بنالیں۔ یہ وہ امیر ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا ہے۔ )

صحیح ابن خزیمہ 4/141 ح 2541 البحر الزخار للبزار 1/462 ح 1329) کشف الاستار 672، 2/266 المستدرک للحاکم 1/444 ح 1642) وصححہ علی شرط الشیخین دوافقہ الذہبی رحمۃ اللہ علیہ ) یہ روایت مجمع الزوائد (5/255) اور کتاب العلل للدارقطنی (2/151 سوال: 176) میں بھی مذکور ہے۔

،اس روایت کی سند میں سلیمان بن مہران الاعمش مشہور مدلس ہیں۔ ( دیکھئے الفتح المبین ص 43) اور یہ روایت عن سے ہے لہٰذا یہ سند ضعیف ہے

مدلس راوی کے بارے میں تین باتیں ہمیشہ مدنظر رکھیں۔

**اول:**

اگر مدلس راوی ثقہ وصدوق ہو تو اس کی تصریح بالسماع والی روایت صحیح یا حسن ہوتی ہے۔

**دوم:**

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں مدلس راوی کی ہر روایت صحیح ہوتی ہے کیونکہ صحیحین کو تلقی بالقبول حاصل ہے اور مدلسین کی روایات سماع اور متابعات پر محمول ہیں۔

**سوم:**

اگر مدلس راوی سماع کی تصریح نہ کرے بلکہ عن وغیرہ سے روایت کرے۔ تو اس کی روایت غیر صحیحین میں ضعیف ہوتی ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (3) ۔

حاتم بن اسماعیل نے کہا:

"محمد بن عجلان فرواہ مرۃ عن نافع عن أبي سلمة عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا خَرَجَ ثَلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ"

:سیدنا) ابو سعید الخدری ( رضی اللہ تعالیٰ عنہ ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا)

جب تین آدمی سفر کے لیے نکلیں تو ایک کو امیر بنا لیں۔

سنن ابی داوٗد: 2608، مسند ابی یعلیٰ 2/319، ح 2/511، 1054 ح 1359، السنن الکبری للبیہقی 5/257) یہ روایت السلسلۃ الصحیحہ (3/314 ح 1322) میں بھی مذکور ہے۔)

اس روایت کی سند میں محمد بن عجلان مدلس ہیں۔

(طبقات المدلسین للحافظ ابن حجر / المرتبہ الثالثہ 3/98 الفتح المبین ص 60)

(طحاوی نے بھی انھیں مدلس قرار دیا ہے۔ ( دیکھئے مشکل الآثار 1/101) طبع قدیم طبع جدید 1/237، ح 261

چونکہ یہ روایت عن سے ہے لہٰذا یہ سند ضعیف ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ 4 ۔

حاتم بن اسماعیل نے کہا:

"" محمد بن عجلان فرواہ مرۃ عن نافع عن أبي سلمة عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ

(سیدنا) ابو ہریرہ ( رضی اللہ تعالیٰ عنہ ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر سفر میں تین آدمی نکلیں تو ایک کو امیر بنا لیں۔ (سنن ابی داود: 2609، السنن الکبری للبیہقی 5/257)

اس روایت کی سند میں محمد بن عجلان مدلس کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

**دوسری سند:**

محدث بزار کہتے ہیں:

"عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرْتُمْ فَلْيَؤُمَّكُمْ أَقْرَؤُكُمْ، وَإِنْ كَانَ أَصْغَرَكُمْ، وَإِذَا أَمَّكُمْ فَهُوَ أَمِيرُكُمْ"

جب تم سفر کرو تو تمھارا سب سے بڑا قاری تمھیں نماز پڑھائے ۔ اگرچہ وہ سب سے چھوٹا ہو ۔ جب وہ تمھارا امام بن جائے تو وہی تمھارا امیر ہے ۔

(کشف الاستار للبزار2/266ح1671)

اس روایت میں محمد بن جمیل جندیسا رپوری مجہول الحال راوی ہے جس کے حالات نہیں ملے ۔ یہ وہ محمد بن جمیل نہیں ہے جسے ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الثقات (9/97) میں ذکر کیا ہے باقی حسن ہے ۔ اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے ۔ "اس میں ایسا راوی ہے جسے میں نہیں جا نتا ۔ (مجمع الزوائد5/255)

مجہول الحال راوی کی روایت ضعیف ہوتی ہے لہٰذا یہ روایت بھی ضعیف ہے ۔

5 عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ۔

بزار رحمۃ اللہ علیہ نے کہا :

"حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ، ثنا عُبَيْسُ بْنُ مَرْحُومٍ، ثنا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ ابْنِ عَجْلانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا كَانَ ثَلاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ"

(سیدنا) ابن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جب سفر میں تین آدمی ہوں تو ایک کو امیر بنا لیں ۔ (کشف الاستار2/267ح1673)

اس روایت محمد بن عجلان کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے ۔

## خلاصۃ التحقیق:

سفر میں امیر بنانے والی تمام مرفوع روایات ضعیف یعنی مردود ہیں لہٰذا امارت سفر کو واجب یا بہتر قرار دینا غلط ہے ۔

بعض لوگ ضعیف + ضعیف کرتے ہوئے ضعیف و مردود روایات کو جمع تفریق کے حساب سے حسن لغیرہ بنالیتے ہیں بشرطیکہ یہ عمل ان کی خواہشات کے مطابق ہو ورنہ اگر ایسی روایت ان کی مرضی کے خلاف ہو تو اللہ کی مخلوق میں سب سے زیادہ حسن لغیرہ کو ترک کرنے والے یہی لوگ ہوتے ہیں صحیح تحقیق یہ ہے کہ ضعیف روایت ضعیف ہی رہتی ہے چاہے اس کی بہت سی سندیں ہوں اور صحیح روایت صحیح ہی ہوتی ہے چاہے اس کی صرف ایک ہی سند ہو ۔ حسن لغیرہ کو حجت سمجھنے والے سے اپنے مخالفین کی ایسی بہت سی روایتوں کو رد کردیتے ہیں جو ان لوگوں کے اپنے اصول پر بھی حسن لغیرہ ہی بنتی ہیں ۔!!

## موقوف روایت:

علی بن الجعد فرماتے ہیں :

"حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، أنا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : «إِذَا كُنْتُمْ ثَلاثَةً فِي سَفَرٍ، فَأَمِّرُوا أَحَدَكُمْ، وَلا يَتَنَاجَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ دُونَ صَاحِبِهِ"

(سیدنا) عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا : اگر تم سفر میں تین آدمی ہو تو ایک کو امیر بنا لیا کرو ۔ (مسند علی الجعد1/372، ح443وسندہ صحیح دوسرا نسخہ : 430)

(اس روایت کی سند صحیح ہے ۔ اسے طبرانی نے عمرو بن مرزوق : "انا شعبۃ الخ" کی سند سے بیان کیا ہے ۔ دیکھئے المعجم الکبیر9/208ح8915

جلیل القدر صحابی کے اس فتوے سے معلوم ہوا کہ سفر میں امیر بنانا جائز ہے ۔

## تنبیہ:

سفر میں امارت کے جواز پر قیاس کر کے کاغذی تنظیمیں بنانا اور اپنی تنظیم یا پارٹی کا امیر بن کر بیٹھ جانا اور پھر یہ دعویٰ کرنا کہ جس نے ہمارے امام یا امیر کی بیعت نہ کی تو وہ جاہلیت کی موت مر جائے گا ۔ بہت بڑا دھوکا اور فراڈ ہے ۔ اللہ تبارک و تعالیٰ تمام مسلمانوں کو کاغذی و نام نہاد تنظیموں، پارٹیوں اور کاغذی امیروں سے محفوظ رکھے جو خلافت اور امارت کبری والی روایات و دلائل کو اپنے آپ پر فٹ کردیتے ہیں ۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تجھے کیا پتا ہے کہ امام کسے کہتے ہیں ؟ جس پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہو جائے ہر آدمی یہی کہے کہ یہ امام (خلیفہ) ہے ۔ (سوالات ابن ہانی : 2011الحدیث26ص29، علمی مقالات ج1ص403)(10/جولائی2008ء)(الحدیث : 53)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

**فتاویٰ علمیہ**